سوال

سوال (651)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے راسخین سے چند سوال کے جواب

اہل حدیث جلد 43 نمبر 12

1۔

میرے نزدیک چونکہ یہ لڑائی درمیان میں دو مسلمانوں کے محض ایک ملکی جنگ تھی کلمۃ اللہ کے لئے نہ تھی اس لئے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید نہیں بلکہ مقتول ہوئے۔

یا زیادہ سے زیادہ شہادت صغریٰ کہنا چاہیے انتہی بلفظہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

در حقیقت دو سوال ہیں پہلے سوال کا جواب یہ ہے بلا شبہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میدان کربلا میں جبر امع اعوان کے شہد کئے گئے تھے اس پر تمام محدثین و علماء مورخین اہلحدیث کا اتفاق ہے اور کہیں تجارت کے لئے نہیں گئے تھے کہ ان کی وفات وہاں پر ہوئی یہ سب چانڈوخانہ کی گپیں ہیں۔ جو ثبو

عن انس رضی اللہ عنہ قال اتی عبداللہ بن زیاد براس الحسین فجعل فی طشت فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا قال انس رضی اللہ عنہ فقلت واللہ انہ کان اشبہم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان مخضوبا بالوسمة

حسین رضی اللہ عنہ کا سر عبیداللہ بن زیاد کے پاس لایا گیا (یہی فوج کا سردار تھا) اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ تو عبیداللہ بن زیاد آپ کے حسن میں کچھ کلام کرنے لگا اور اس کے ہاتھ میں کوئی لکڑی تھی جس نے ٹھکرانے لگا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں کہا خدا کی قسم حسین رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

صحیح بخاری کی روایت ہے۔

یا

رحمن بن ابی نعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے بیٹے عبداللہ سے کسی نے محرم کے بارے میں مسئلہ پوچھا کہ محرم مکھی مار سکتا ہے یا مکھی مارے تو اس کا کیا کفارہ ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعجب سے فرمایا کہ عراق والے مکھی کے مارنے کا مسئلہ پوچھتے ہیں حالانکہ رسول

استشہد بکربلا من ارض العراق یوم عاشوراء یوم الجمعة سنة احد وستین بکربلا من ارض العراق فیما بین الکوفة والحة قتلہ سنان بن انس او شمر زي الجوشن

ی طرح جس قدر فن رجال کی کتابیں ہیں خواہ بسیط ہوں یا قصیر ہوں جہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہے بالاتفاق یہی مضمون لکھا ہے تہزیب الکمال تہزیب التہذیب کاشف معنی وغیرہ وغیرہ اگر فن رجال کی کتابوں کو غیر معتبر کہا جائے تو بالکل امن ہی جاتا رہے گا یہ چند عبارتیں بطور اختصار نقل

دوسرے سوال کا جواب۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقتول ہونا شہادت ہے اور بلا شبہ شہادت ہے جیسا کہ فاضل ایڈیٹر نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے اس پر تمام محدثین اور فقہاء کا اتفاق ہے کیوں کہ شہید کی تعریف یہ ہے

ہو مسلم طاہر بالغ قتل ظلما ولم یجب بہ مال ولم یرتث

گرچہ یہ تعریف اس شہد کی کی گئی ہے جس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی جس کی وجہ سے اس میں قیود بہت بڑھائے گئے ہیں مگر پھر بھی آپ پر یہ تعریف صادق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بے انتہاء ظلم کیا گیا جس کی نظیر ملنی مشکل ہے بلکہ اعوان انصار کو چھوڑو بچوں اور مستورات

جو ڈوبتے وقت آیت امنت برب ہارون وموسیٰ کہا تھا تو ایسے وقت کا ایمان شرعا مقبول ہے کہ نہیں میرے نزدیک چونکہ حدیث میں مالم یغرغر آیا ہے اور وہ قبل غرغرہ کے ایمان لایا تھا لہذا اس کا ایمان مقبول ہے اس کا جواب خود قرآن مجید میں موجود ہے ایڈیٹر)

حضرت سائلین کو سوال کرنے کے وقت کیا کچھ غور کر لینا کوئی جرم ہے ایسے سوالات سے عوام کے خیالات میں تشویش پیدا ہوتی ہے بالخصوص جب کہ سائل عربی جانتے ہوں تو ضرور اس طرز (1) کا سوال کرنا ان کے لئے مناسب نہیں قرآن مجید میں فرعون کے بارے میں نص موجود ہے؛۔

مُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ٩٨ وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ٩٩ سورة ہود

ری جگہ فرمایا آیت۔ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ٤٦ سورة غافر

اس طرح کے نصوص تمام قرآن میں موجود ہیں جن سے فرعون یا فرعون کا جہنمی ہونا یا معلون ہونا ظاہر ہے۔ پھر اس کے ایمان کو مالم یغرغر سے مقبول کہنا ابوالعجبی ہے آپ نے جلدی میں جس لفظ کی وجہ سے اس کا ایمان مقبول بتایا ہے۔ اس پر غور نہیں کیا۔ کلام اللہ میں ہے۔ آیت حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ

1۔ اس قسم کے ہتک آمیز الفاظ بھی مناسب نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص630

محدث فتویٰ